محمد رمضان سلفی
مولانا محمد ادریس سلفی

تبصرہ کتب

علامہ احسان الٰہی ظہیر کے یادگار انٹرویو

صفحات 210

قیمت [illegible]

ناشر [illegible] السنہ 5/4 شادمان لاہور

ملنے کا پتہ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون :-7351124

شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ عالم اسلام کی قد آور اور عظیم المرتبت شخصیت تھے۔ انہوں نے مختصر عرصے میں علمی دنیا میں نام پیدا کیا اور بے پناہ شہرت حاصل کی۔ وہ دینی علوم وفنون کے علاوہ عصری علوم سے بھی پوری طرح آگاہ تھے۔ دین' سیاست' صحافت' خطابت اور تحریر وتصنیف میں ان کا ایک نام تھا۔ وہ شعلہ نوا مقرر' بلند پایہ مصنف' اونچے درجے کے سیاستدان اور صاحب نظر عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زبان و بیان اور علم وعمل کی بہت سی خوبیوں سے بہرہ ور کیا تھا۔ وعظ وتقریر اور تحریر وتصنیف کے ذریعے انہوں نے بہت سے افراد کے عقائد باطلہ کی درستگی کی اور انہیں توحید وسنت کی راہ دکھائی۔ علامہ شہید جس جگہ بیٹھتے اپنے تبحر علمی اور بھاری بھرکم شخصیت سے لوگوں کو متاثر کر کے اپنا دیوانہ بنا لیتے۔ مسلک اہلحدیث کے معاملے میں وہ نہایت حساس اور نازک خیال تھے اور اس سلسلے میں بڑے بڑوں کی پرواہ نہ کی اور مسلکِ اہلحدیث کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ بلاشبہ انہوں نے اسلام کی تعلیمات کو پھیلانے اور مسلک اہل حدیث کی فکر کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی حیات مستعار کے لیل ونہار اس کام میں لگا دیئے اور اسی نیک مشن میں شہادت کے عالی مقام پر فائز ہوئے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

زیر نظر تبصرہ کتاب علامہ شہیدؒ کے ان یادگار انٹرویو پر مشتمل ہے۔ جو ملک کے نامور صحافیوں سے قومی اخبارات ورسائل کی زینت بنے تھے۔ علامہ شہید کے یہ انٹرویو جہاں ان کے ذاتی حالات و واقعات اور ان کی خدمات گوناگوں کی نقاب کشائی کرتے ہیں۔ جماعت اہل حدیث کی دینی' علمی' ادبی اور سیاسی میدان میں کوششوں اور سرگرمیوں کو بھی مترشح کرتے ہیں۔ یہ کتاب بہت سی معلومات پر مشتمل ہے۔ جو کہ ہماری جماعتی سیاست اور دینی خدمات کے حوالے سے ہے۔ حقیقت میں علامہ شہید نے اپنے انٹرویو میں جماعت اہل حدیث کے افکار ونظریات اور عقائد کی مکمل کر وضاحت کی ہے اور کھلے بندوں غلط کار دینی راہنماؤں سیاست دانوں اور آمر حکمرانوں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ یہ کتاب ایک بڑے آدمی کی زبان سے نکلے ہوئے ان الفاظ کا مجموعہ ہے جو حقائق پر مبنی ہماری ملی' سیاسی اور دینی تاریخ کا ناقابلِ فراموش حصہ ہیں۔ کتاب کی کمپوزنگ خوبصورت طباعت معیاری کاغذ عمدہ جلد بندی مضبوط اور ٹائٹل دلکش جاذب نظر ہے۔ علامہ شہید کے عقیدت مندوں کے لئے یہ ایک گراں قدر تحفہ ہے۔ اس کا مطالعہ قاری کو بہت سی معلومات مہیا کرتا ہے۔ اللہ جزائے خیر دے ناشر کو کہ جس نے مختلف اخبارات ورسائل سے ان انٹرویو کو تلاش کر کے شائع کیا اور یہ نیک کام کر کے قابل قدر خدمت انجام دی۔

لشکر اسامہ کی روانگی دروس اور عبرتیں

مصنف ڈاکٹر فضلِ الٰہی

اردو ترجمہ مولانا محمد اسحاق بھٹی

صفحات 125

قیمت 50روپے